رباب

کئی قدیم سازاورآلاتِ موسیقی آج دستیاب نہیں جب کہ ان کے ماہرفن کار یا سازندوں کوفراموش کردیا گیا ہے۔جدید دور میں موسیقی اور طرزِ گائیکی کے ساتھ ساز بھی بدل گئے ہیں اوراسی جدّت میں پشتو لوک موسیقی کا"رباب'' بھی کہیں گم ہو چکا ہے۔یہ ایک ایسا آلہ موسیقی ہے جو بہت معروف ہےاورفن وثقافت کے ماہرین نے اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔رباب جدید دور کے مقبول ساز گٹار سے ملتا جلتا آلہ موسیقی ہےلیکن ان کی آواز اورشکل میں بہت فرق ہے۔

کہتے ہیں کہ رباب عربی زبان کا لفظ ہےاوراس ساز کی ابتداعرب ممالک سے ہوئی۔لیکن بعض مؤرخین نے اسے پشتونوں کا ساز بتایا ہے جو بعد میں دنیاکے دیگرممالک تک پہنچا۔1982ء میں شائع ہونے والی کتاب"پٹھانوں کے رسم ورواج''میں لکھا ہے: پشتون شادی بیاہ کی تقریبات گھڑےاور رباب کے آہنگ ہی سے عبارت ہے۔عرب دنیامیں بھی اس سازکوقدیم موسیقی کے ساتھ اپنے جذبات اور خیالات کے اظہار کے لیےاستعمال کیا جاتا رہا ہے۔

زبان وادب اورثقافت کے ماہرین اس لفظ اورساز سے متعلق مختلف آرار کھتے ہیں۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رباب کا لفظ'روب آب' سے نکلا ہے جس کے معنٰی پانی کی نغمگی ہےاور چونکہ اس ساز کی آواز پانی کے بہاؤ جیسی ہے،اس لیےاسے یہ نام دیا گیا تھا۔دوسری طرف اس کے عربی زبان کا لفظ ہونے پراصرار کرنے والےاسے دوالفاظ'روح اور باب' کا مرکب بتاتے ہیں،جس سے مرادروح کا دروازہ ہے۔اکثر محققین کے مطابق اس سازکوافغانستان میں بنایا گیا تھا۔

رباب کی تین قسمیں ہیں جن میں بڑے سائز کا رباب 22 چھوٹے اور بڑے تاروں پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ درمیانے اور چھوٹے سائز کے رباب 19 اور 18 تاروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔اس آلہ موسیقی کے مقابلے میں گٹاراورستار بجانا آسان ہے۔کیوں اسے چھیڑنے سے پہلے'سُر'میں لانا ضروری ہوتا ہےجس کے بعد ہی اس سے سریلی اور تیز آواز نکلتی ہے۔

مقامی طور پر رباب شہتوت کے درخت سے تیّار کیے جاتے تھے جوافغانستان اور پاکستان میں پایا جاتا ہے۔